جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملاّ محمد باقر مجلسیؒ بن علاّمہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علاّمہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر۔ 260756, 269598

مارچ 2001 ہدیہ -/

تم ایک درخت سے پیدا ہوئے ہم اس درخت کی اصل اور تم اس درخت کی فرع ہو اور حسنؑ و حسینؑ اور نو امام فرزندان حسینؑ اس درخت کی شاخیں ہیں اور ہمارے شیعہ اس درخت کی برگ ہیں۔ جو کوئی اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑے گا۔ حق تعالیٰ اس کو داخل بہشت کریگا کلینیؒ نے بسند ہائے معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ متولد ہوئے نزدیک ولادت آنحضرت معجزات کثیر ظاہر ہوئے اور آمنہ کے لئے قصر ہائے شام و فارس نمودار ہوئے۔ اس وقت فاطمہ بنت اسد مادر جناب امیرؑ بھی وہاں تھیں۔ ان معجزات سے متعجب ہو کر ابو طالب پاس گئیں اور ان کو بشارت دی۔ آنحضرت کی ولادت کی۔ اور جو عجائب و غرائب مشاہدہ کئے تھے بیان کئے۔ ابو طالب نے کہا صبر کرو تیس سال کے بعد تمہارے بطن سے بھی ایک فرزند پیدا ہو گا۔ جو بغیر پیغمبری تمام کمالات میں مثل اس کے ہو گا۔ اور وصی و وزیر اس کا ہو گا۔ کتاب روضۃ الواعظین روایت جابر ابن عبد اللہ انصاری۔ میں و جمیع کتب معتبرہ میں جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے۔ کہ جابر نے حضرت رسولؐ سے جناب امیرؑ کی ولادت با سعادت کا سوال کیا۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا۔ آہ آہ اس بہترین مولود کا تم نے سوال کیا۔ جو میرے بعد متولد ہوا ہے۔ سنت حضرت مسیح اس میں جاری ہو گی۔ حق تعالیٰ نے مجھے اور علی کو ایک نور سے پانچسو سال پہلے آفرینش خلائق سے پیدا کیا۔ اس وقت ہم عالم الملکوت میں تسبیح و تقدیس حق تعالیٰ کرتے تھے۔ جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ ہم کو ان کے صلب میں جگہ دی۔ میں نے داہنی جانب اور علیؑ نے بائیں جانب قرار پکڑا۔ پس ہم کو صلب آدم سے اصلاب طاہرہ وارحام طیبہ میں منتقل کیا۔ اور مجھے صلب پاکیزہ عبد اللہ بن عبد المطلب سے پیدا کیا۔ اور بہترین شکم میں جگہ دی۔ کہ وہ شکم آمنہ کا تھا۔ اور علیؑ کو صلب طاہر ابو طالب سے ظاہر کیا اور بہترین شکم میں جگہ دی۔ کہ وہ شکم فاطمہ بنت اسد کا تھا۔ حضرت نے فرمایا اے جابر قبل اس کے کہ علیؑ شکم مادر میں قرار پکڑے۔ اس کے زمانے میں ایک مرد عابد راہب تھا۔ کہ اسے مثرم بن وعیب کہتے تھے۔ اور وہ راہب عبادت و زہد میں مشہور آفاق تھا۔ اور ایک سو نوے سال تک حق تعالیٰ کی بصدق و اخلاص عبادت کی تھی۔ اور خدا سے اپنے لئے کوئی حاجت طلب نہ کی تھی۔ ایک روز اس نے خدا سے سوال کیا کہ خداوندا ایک دوست کو اپنے دوستوں میں سے مجھے دکھلا اس وقت حق تعالیٰ نے ابو طالب کو اس کی طرف بھیجا۔ جب مثرم نے ابو طالب کو دیکھا۔ اور انوار جلالت جبین ابو طالب سے مشاہدہ کئے۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پیشانی چوم کر اپنے منہ کے سامنے بٹھا لیا اور کہا۔ خدا رحمت کرے تم کون ہو۔ ابو طالب نے کہا کہ میں اہل تہامہ سے ہوں۔ اس نے کہا۔ تہامہ کے کس شہر سے ہو۔ ابو طالب نے کہا۔ مکہ کا رہنے والا ہوں۔ اس نے پوچھا کس قبیلہ سے ہو۔ ابو طالب نے کہا۔ فرزندان عبد مناف سے ہوں۔ اس نے پوچھا۔ عبد مناف

کہ کس شعب سے ہو۔ ابو طالب نے کہا۔ فرزندان ہاشم سے ہوں۔ مثرم نے جب یہ نسب بزرگوار سنا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بار دگر پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر کہا۔ حمد و سپاس اس خدا کی جس نے میرا سوال پورا کیا۔ اور مجھے دُنیا سے نہ اٹھایا۔ جب تک ایک دوست کو اپنے دوستوں سے دکھا نہ دیا۔ اے ابو طالب تم کو بشارت ہو۔ حق تعالیٰ نے مجھے تمہارے لئے بشارت الہام فرمائی ہے۔ ابو طالب نے کہا۔ وہ بشارت کیا ہے۔ مثرم نے کہا۔ آپ کے صلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا۔ وہ فرزند ولی خدا اور پیشوائے متقیان وصی رسول پروردگار عالمیان ہوگا۔ جب وہ فرزند پیدا ہو میرا سلام اس کو پہنچانا۔ اور کہنا مثرم تم کو سلام کرتا تھا۔ اور وحدانیت خدا کی گواہی دیتا کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور شہادت دیتا ہے محمدؐ بندہ اس کا اور رسول خدا ہے اور تم اس کے وصی برحق ہو محمدؐ پر پیغمبری اور تم پر وصایت ختم ہوگی۔ جب ابو طالب نے راہب سے یہ بشارت سُنی رونے لگے اور کہا بتاؤ اس فرزند کا کیا نام ہوگا۔ راہب نے کہا۔ ان کا نام علیؑ ہے۔ ابو طالب نے کہا۔ تمہارے کلام کی حقیقت مجھ پر ظاہر نہ ہوگی۔ جب تک ثبوت قوی اور دلیل واضح نہ بیان کروگے۔ مثرم نے کہا۔ کیا چیز چاہتے ہو۔ جس کا اس وقت حق تعالیٰ سے میں تمہارے لئے سوال کروں اور حق تعالیٰ بہت جلد تم کو عطا کرے۔ کہ میرا صدق کلام تم پر ظاہر ہو جائے۔ ابو طالب نے کہا۔ اس وقت میں طعام بہشت چاہتا ہوں۔ کہ میرے لئے موجود ہو جائے۔ یہ سُن کر راہب مشغول دعا ہوا۔ اور ہنوز دعا اس کی تمام نہ ہوئی تھی ایک طبق ان کے قریب آیا۔ جس میں رطب انگور و انار بہشت تھے۔ ابو طالب نے انار اٹھا لیا۔ اور خوش خوش اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ انار کھایا۔ حق تعالیٰ نے صلب ابو طالب میں اس انار سے ایک پانی پیدا کیا۔ اور اسی وقت فاطمہ بنت اسد بہ علیؑ ابن ابی طالب حاملہ ہوئیں اور وہ نطفہ جیب شکم مبارک فاطمہ میں ٹھہرا ہیبت و عظمت جناب امیرؑ سے زمین کانپی۔ اور چند روز کانپا کی۔ قریش کو اس زلزلہ سے کمال خوف ہوا۔ اور کہا اٹھو اپنے بتوں کو اٹھا کر کوہ ابوقبیس پر لے چلو۔ جب لے گئے زلزلہ اور زیادہ ہوا۔ پہاڑ سے پتھر گرنے لگے۔ اجزائے کوہ متفرق ہوگئے سب کے سب بُت منہ کے بل گر پڑے۔ جب یہ حالت دیکھی۔ متحیر ہوئے اور کہا یہ کوئی بلا ایسی ہے۔ جس سے ہماری رہائی غیر ممکن ہے۔ ناگاہ حضرت ابو طالب پہاڑ پر گئے۔ اور زلزلہ سے خوف نہ کیا۔ فرمایا ایہاالناس حق تعالیٰ نے اس رات ایک امر عظیم ظاہر کیا۔ اور ایک خلق مبارک پیدا کی ہے کہ اگر اس کی اطاعت نہ کروگے۔ اور اس کی ولایت کا اقرار نہ کروگے۔ اور شہادت اسکی اس کی امامت پر نہ دوگے۔ یہ زلزلہ ہرگز تم سے برطرف نہ ہوگا اور کوئی گھر تہامہ میں تمہارے لئے باقی نہ رہیگا قریش نے کہا۔ اے ابو طالب جو کچھ آپ فرمائیے ہم اس کو کہتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس وقت ابو طالب نے رو رو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے ارشاد کیا۔ الٰھی و سیدی اسئلک بالمحمدیہ

المحمودیۃ والعلویۃ العالیۃ وبالفاطمۃ البیضاء الا تفضلت علی تھامۃ بالرافۃ والرحمۃ یعنی اے میرے خداوند اور اے میرے سیّد میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ بحق ملت محمدؐ جو کہ پسندیدہ ہے اور طریقۂ علی جو کہ بلند مرتبہ ہے اور طریقۂ فاطمہ جو کہ روشن و نورانی ہے البتہ اہل تہامہ پر نظر رحمت کی فرما۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا بحق اس خدا کے جس نے دانوں کو شگافتہ کیا۔ اور نسانس کو ان سے ظاہر کیا۔ اور خلائق کو پیدا کیا ہے قسم کھاتا ہوں کہ جمیع عرب نے ان کلمات کو لکھ لیا۔ اور ایام جاہلیت میں جو شدت و مصیبت ان لوگوں کو پہنچتی تھی ان کلمات متبرکہ کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے۔ اور دعا ان کی مستجاب ہوتی تھی۔ مگر ان کلمات کی حقیقت سے واقف نہ تھے جب شب ولادت علیؑ ہوئی۔ آسمان پر نہایت روشنی پھیل گئی۔ اور ستاروں کا نور چمکنے لگا۔ اس حال کو دیکھ کر قریش متعجب ہوئے۔ اور کہا آسمان پر کوئی حادثۂ عظیم حادث ہوا ہے۔ اور ابو طالب کوچہ و بازار مکہ میں پھرتے تھے اور باآواز بلند کہتے تھے۔ ایھا الناس حجت خدا تمام ہوئی۔ جب لوگوں نے ابو طالب کو دیکھا۔ دوڑے۔ اور پوچھا۔ یہ نور آسمان پر کیسا دکھائی دیتا ہے ابو طالب نے کہا۔ تم کو بشارت ہو اس رات ایک دوستان خدا سے پیدا ہوا۔ کہ حق تعالیٰ اس میں خصلت ہائے خیر کامل کرے گا۔ اور وصایت پیغمبران اس پر ختم کرے گا۔ وہ پیشوائے متقیان و ہادی رہنمو بطرف خداوند عالمیان و دور کنندہ شیطان رجیم۔ و بہ خشم آورندۂ منافقان و زینت عبادت کنندگان و وصی پیغمبر آخر الزمان ہے۔ پیشوائے ہدایت و نجم فلک رفعت و کلید علم و حکمت ہے۔ بشبہات و شرک کا ہلاک کرنے والا۔ جان یقین و سرور دین ہے۔ ابو طالب برابر یہ کلمات فرماتے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی اور چالیس روز غائب رہے۔ جابرؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ۔ چالیس روز ابو طالب کہاں رہے۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا۔ مثرم راہب کو ڈھونڈھنے گئے۔ اور وہ کوہ لکام میں مرچکا تھا۔ اے جابر اس حدیث کو اس کے غیر اہل سے پوشیدہ رکھ کہ یہ اسرار مکنونہ اور علوم مخزونۂ حق تعالیٰ سے ہے۔ مثرم نے ابو طالب کو ایک غار کا کوہ لکام میں نشان بتایا تھا۔ اور کہا تھا۔ اگر مجھ سے ملاقات چاہو گے تو اس مقام پر آنا۔ مجھے وہاں مردہ یا زندہ پاؤ گے۔ جب ابو طالب اس مقام غار میں گئے۔ مثرم کو دیکھا۔ مر گیا ہے۔ اور جامہ کو اپنے لپیٹے رو بقبلہ پڑا ہے اور دو سانپ ایک سیاہ اور ایک سفید اس کے قریب بیٹھے ہیں۔ اور کسی جانور سے آسیب و گزند نہیں پہونچنے دیتے نگاہبانی و حراست کر رہے ہیں۔ جب سانپوں نے ابو طالب کو دیکھا۔ غار میں چھپ گئے۔ ابو طالب مثرم پاس گئے۔ اور کہا۔ السلام علیک یا ولی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پس حق تعالیٰ نے بقدرت کاملہ مثرم کو زندہ کیا۔ وہ اللہ اکبر کہتا اٹھا۔ اور ہاتھ اپنے ہاتھ پر پھیر کر کہا۔

کہ کس شعب سے ہو۔ ابوطالب نے کہا۔ فرزندان ہاشم سے ہوں۔ مثرم نے جب یہ نسب بزرگوار سنا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بار بار گر پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر کہا۔ حمد و سپاس اس خدا کی جس نے میرا سوال پورا کیا۔ اور مجھے دُنیا سے نہ اٹھایا جب تک ایک دوست کو اپنے دوستوں سے نہ دکھا دیا۔ اے ابوطالب تم کو بشارت ہو۔ حق تعالیٰ نے مجھے تمہارے لئے بشارت الہام فرمائی ہے۔ ابوطالب نے کہا۔ وہ بشارت کیا ہے۔ مثرم نے کہا۔ آپ کے صلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا۔ وہ فرزند ولی خدا اور پیشوائے متقیان وصی رسول پروردگار عالمیان ہوگا۔ جب وہ فرزند پیدا ہو میرا سلام اس کو پہنچانا۔ اور کہنا۔ مثرم تم کو سلام کرتا تھا۔ اور وحدانیت خدا کی گواہی دیتا کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور شہادت دیتا ہے محمدؐ بندہ اس کا اور رسول خدا ہے اور تم اس کے وصی برحق ہو محمدؐ پر پیغمبری اور تم پر وصایت ختم ہوگی۔ جب ابوطالب نے راہب سے یہ بشارت سُنی رونے لگے اور کہا بتاؤ اس فرزند کا کیا نام ہوگا۔ راہب نے کہا۔ ان کا نام علیؑ ہے۔ ابوطالب نے کہا۔ تمہارے کلام کی حقیقت مجھ پر ظاہر نہ ہوگی۔ جب تک ثبوت قوی اور دلیل واضح نہ بیان کرو گے۔ مثرم نے کہا کیا چیز چاہتے ہو۔ جس کا اس وقت حق تعالیٰ سے میں تمہارے لئے سوال کروں اور حق تعالیٰ بہت جلد تم کو عطا کرے۔ کہ میرا صدق کلام تم پر ظاہر ہو جائے۔ ابوطالب نے کہا۔ اس وقت میں طعام بہشت چاہتا ہوں۔ کہ میرے لئے موجود ہو جائے۔ یہ سُن کر راہب مشغول دعا ہوا۔ اور ہنوز دعا اس کی تمام نہ ہوئی تھی ایک طبق ان کے قریب آیا۔ جس میں رطب انگور و انار بہشت تھے۔ ابوطالب نے انار اٹھا لیا۔ اور خوش خوش اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ انار کھایا۔ حق تعالیٰ نے صلب ابوطالب میں اس انار سے ایک پانی پیدا کیا۔ اور اسی وقت فاطمہ بنت اسد بہ علیؑ ابن ابی طالب حاملہ ہوئیں اور وہ نطفہ جیب شکم مبارک فاطمہ میں ٹھہرا ہیبت و عظمت جناب امیرؑ سے زمین کانپی۔ اور چند روز کانپا کی۔ قریش کو اس زلزلہ سے کمال خوف ہوا۔ اور کہا۔ اٹھو اپنے بتوں کو اٹھا کر کوہ ابوقبیس پر لے چلو۔ جب لے گئے زلزلہ اور زیادہ ہوا۔ پہاڑ سے پتھر گرنے لگے۔ اجزائے کوہ متفرق ہو گئے سب کے سب بُت منہ کے بل گر پڑے۔ جب یہ حالت دیکھی متحیر ہوئے اور کہا یہ کوئی بلا ایسی ہے۔ جس سے ہماری رہائی غیر ممکن ہے۔ ناگاہ حضرت ابوطالب پہاڑ پر گئے۔ اور زلزلہ سے خوف نہ کیا۔ فرمایا ایہاالناس حق تعالیٰ نے اس رات ایک امر عظیم ظاہر کیا۔ اور ایک خلق مبارک پیدا کی ہے کہ اگر اس کی اطاعت نہ کرو گے۔ اور اس کی ولایت کا اقرار نہ کرو گے۔ اور شہادت اسکی اس کی امامت پر نہ دو گے یہ زلزلہ ہرگز تم سے برطرف نہ ہوگا اور کوئی گھر تہامہ میں تمہارے لئے باقی نہ رہیگا قریش نے کہا۔ اے ابوطالب جو کچھ آپ فرمائیے ہم اس کو کہتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس وقت ابوطالب نے رو رو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے ارشاد کیا۔ الٰهی و سیدی اسئلك بالمحمدیه